عزاداری سید الشہداء تاریخ کے آئینے میں

<"xml encoding="UTF-8?>

عزا ، صبرو تحمل ، سوگ او رمصیبت کے لئے استعمال ہوتا ہے (فرہنگ عمید ، کلمہ عزا)عزّی باب تفعیل سے ہے عزّیہ الرجل تسلی دینے اور صبرو تحمل وصیت کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے اور احسن اللہ عزاک یعنی خدا تمہیں صبرو نیکی عنایت فرمائے (مصباح المنیر، فیومی ، ص ۵۰۴)پس عزاداری لغت میں غمزدہ کو تسلی دینے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ۔
قرآن کریم میں عزاداری کا حکم صراحتا بیان نہیں ہوا ہے لیکن کچھ آیات سے عزاداری کی تائید اخذ کی جا سکتی ہے جیسے وہ آیات جو ظلم کے خلاف آواز اٹھانے کو جائز مانتی ہیں لاَیُحِبُّ االلهُ الجَهرَ بِالسُّوئِ مِن القَولِ إلاَّ مَن ظُلِمَ وَکَانَ االلهُ سَمِیعًا عَلِیمًا (نسا۱۴۸)وہ آیات جو ولایت کی تحکیم اور مضبوطی کے لئے استعمال ہوتی ہیں إِنَّمَا وَلِیُّکُم االلهُ وَرَسُولُه وَالَّذِینَ آمَنُوا الَّذِینَ یُقِیمُونَ الصَّلاَةَ وَیُؤتُونَ الزَّکَاةَ وَهم رَاکِعُونَ (مائدہ۵۵)وہ آیات جو مودت اہلبیت کی تاکید کرتی ہیں (شوری ۲۳)وہ آیات جو انبیائ کی سوگواری پر دلالت کرتی ہیں (یوسف ۸۴۔۸۵)وہ آیات جو شعائر الہی کی تعظیم کا حکم دیتی ہیں (حج۳۲)

ایام عزا کے شروع ہوتے ہی بعض حضرات عزاداری یا اس میں رائج طریقوں پر سوال و اعتراض شروع کر دیتے ہیں عزاداری کی کچھ رسموں کو ہندو وں سے متاثر مانتے ہیں تو کچھ کو صفویہ حکومت اور ایرانیوں کی ایجاد کردہ اور کچھ عیسائیوں کو عزاداری کا موجد مانتے ہیں یہی وہ سوالات ہیں جو ذہن کو عزاداری کی تاریخی حیثیت جاننے کی طرف ابھارتے ہیں ۔ہم اپنے اس مختصر مضمون میں انشاء اللہ اس سوال کا جواب دینے کی کوشش کرینگے اگر چہ یہ سوال اپنے جواب کے لئے مفصل تالیفات کا طالب ہے لیکن کوشش یہ ہے کہ مختصر الفاظ میں ا سکا جواب دیا جا سکے ۔
ہم تاریخ کو دو دور میں تقسیم کرتے ہیں :کربلا سے پہلے کا دور ، اور کربلا کے بعد کا دور ، ہم محرم کے اس شمارے میں کربلا سے پہلے کی عزاداری کے تاریخی شواہد کو مختصر طور پر قارئین کی خدمت میں عرض کرینگے انشاء اللہ۔

عزاداری کربلا سے پہلے :

اس دور میں عزاداری اگرچہ آج کی رائج عزاداری کی طرح تو نہ تھی لیکن غم و رنج و گریہ و بکاء اس میں بھی پایا جاتا ہے یعنی عزاداری بمعنای اعم موجود تھی جو اس کے کلی جواز کی طرف اشارہ کرتی ہے روایت میں منقول ہے :تمام انبیاء کا گذر اس سرزمین (کربلا)سے ہوا اور جو بھی نبی اس مقام سے گذرے مصائب میں مبتلا ہوئے اور جب خدا سے ان مصائب کا سبب دریافت کرتے تو جواب آتا تھا یہاں فرزند رسول امام حسین کو شہید کیا جائیگا۔
(بحارالانوار، ج۴۴، ص۳۰۱، ح۱۰)

حضرت آدم جب زمین پر حضرت حوّا کی تلاش میں سرگرداں تھے کربلا سے ان کا گذر ہواتو دل بیٹھنے لگا آنکھیں بھر آئیں اور جب محل شہادت پر پہونچے پیر وں میں لرزہ ہوا اور زمین پر گر گئے جس کے سبب پیر سے خون جاری ہو گیا آسمان کی طرف رخ کیا اور عرض کیا :بار الٰہا مجھ سے کیا خطا سرزد ہوئی جس کی سزا مجھے ملی ہے ؟میں ساری زمین کو دیکھ آیا مگر اتنے مصائب والی زمین سے گذر نہ ہوا۔ خدا وند عالم نے وحی کی اور فرمایا:اے آدم تم سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا لیکن تمھارے فرزند حسین کواس جگہ ظلم و ستم سے شہید کیا جائیگا تمہارا خون ان کے خون کی موافقت میں جاری ہوا ہے ۔ حضرت آدم نے سوال کیا ان کا قاتل کون ہے ؟ وحی ہوئی انکا قاتل یزیدہے جو اہل آسمان و زمین کے نزدیک ملعون ہے حضرت آدم نے پوچھا جبرئیل ان کے قاتل کے بارے میں کیا کروں ؟ جبرئیل نے کہا:اس پر لعنت بھیجو ۔پس حضرت آدم نے چار بار لعنت بھیجی اور عرفات کی طرف روانہ ہو گئے جہاں حضرت حوا سے ملاقات ہوئی۔
(بحارالانوار، ج۴۴ ، ص۲۴۲، ح۳۷)
اشک رواں ، ص۲۱۷)جب آدم نے اپنے ترک اولیٰ کی توبہ کرنی چاہی تو جبرئیل نے ان سے کہا: اس طرح توبہ طلب کیجئے ۔۔(یا حمید بحق محمد، یا عالی بحق علی، یا فاطر بحق فاطمہ، یا محسن بحق الحسن، یا قدیم الاحسان بحق الحسین)جب نام حسین آپ کی زبان پر آیا تو بے ساختہ آنسو آپکی آنکھوں سے جاری ہو گئے جبرئیل سے پوچھا یہ پانچواں نام کیوں میرے دل کو توڑ رہا ہے اور بے اختیار آنسو میری آنکھوں سے رواں ہو گئے ؟ جبرئیل نے کربلا کے واقعہ کو بیان کیا۔ ۔ ۔ تاریخ کہتی ہے کہ آدم و جبرئیل اس طرح روئے جیسے اک ماں اپنے جوان لال کی میت پر روئے (بحار الانوار، ج ۴۴ ص۲۴۵)
حضرت نوح(ع) کی کشتی دنیا کی سیر کے بعد جب کربلا پہونچی تو بھنور میں پھنس گئی نوح(ع) نے خدا کے حضور عرض کیا: خدایا! کہیں ایسی گرفتاری پیش نہیں آئی یہاں ایسا کیوں ہوا؟ جبرئیل نازل ہوئے اور کہا اے نوح اس جگہ حضرت حسین نواسہ خاتم النبیین فرزند امیر المومنین شہید ہونگے (بحارالانوار، ج۴۴، ص۲۴۳، ح۳۸)
حضرت ابراہیم جب کربلا سے گذرے تو گھوڑ ا لڑ کھڑ ایا اور آپ گھوڑ ے سے گرگئے سر زخمی ہو گیا اور خون جاری ہو گیا آپ نے استغفار کیا اور عرض کیا الٰہی مجھ سے کیا خطا سرزد ہوئی؟جبرئیل نازل ہوئے اور کہا: آپ سے کوئی خطا سرزد نہیں ہوئی لیکن اس جگہ خاتم المرسلینکے نواسے اور سید الاوصیاء کے فرزندحضرت حسین شہید کئے جائیں گے آپکا خون ان کے خون کی موافقت میں جاری ہوا ہے (بحارالانوار، ج۴۴، ص۲۴۲، ح۳۹)
حضرت اسماعیل نے اپنے گوسفندوں کو فرات کے کنارے چَرانے بھیجا چَرانے والوں نے خبر دی اے نبی خدا گوسفند کئی روز سے پانی نہیں پیتے ۔ حضرت اسماعیل نے خدا سے ا سکا سبب دریافت کیا جبرئیل نازل ہوئے اور کہا:خود گوسفندوں سے ا سکا سبب دریافت کریں ۔ اسماعیل نے گوسفندوں سے ا سکا سبب دریافت کیا :گوسفند گویا ہوئے اور عرض کیا :ہمیں خبر ملی ہے کہ آپکے فرزند حضرت محمد کے نواسے حضرت امام حسین اس جگہ پیاسے شہید کئے جائینگے ہم ان کے غم میں یہاں سے پانی نہیں پیتے (بحارالانوار، ج۴۴ ، ص۲۴۲، ح۴۰)
حضرت سلیمان اپنے تخت ہوا پر سیر میں مصروف تھے کہ زمین کربلا کے اوپر سے گذر ہوا ، ہوا نے آپکا تخت تین مرتبہ اس طرح گھمایا کہ حضرت سلیمان پر خوفِ سقوط طاری ہو گیا ہوا نے تخت کو وہیں پر اتار دیا سلیمان نے پوچھا کس لئے اتار دیا؟ ہوا نے عرض کیا: یہ وہ جگہ ہے جہاں امام حسین شہید ہونگے ، سلیمان نے پوچھا حسینکون ہیں ؟ ہوا نے کہا: حسین ، محمد مصطفٰے کے نواسے اور علی مرتضی کے بیٹے ہیں (بحارالانوار، ج۴۴ ،

ص۲۴۴، ح۴۲)
حضرت موسی یوشع بن نون کے ساتھ سیر میں مشغول تھے کہ ان کا گذر کربلا سے ہوا اچانک ان کی نعلین پارہ ہوگئی اور کانٹا، پیر میں پیوست ہوجانے سے خون جاری ہو گیا عرض کی خداوند عظیم مجھ سے کیا خطا سرزد ہوئی ہے جو خون جاری ہو گیا؟جواب آیا: یہاں حسین شہید ہونگے تمہارا خون ان کی موافقت میں جاری ہوا ہے ۔ پوچھا حسین کون ہیں ؟فرمایا حسین محمد مصطفے کے نواسے اور علی مرتضیٰ کے بیٹے ہیں (بحارالانوار، ج۴۴ ، ص۲۴۴، ح۴۱)
حضرت عیسیٰ اپنے حواریوں کے ساتھ مشغول سفر تھے کہ انکا گذر کربلا سے ہوا اچانک ایک شیر نے انکا راستہ روک لیا حضرت عیسیٰ آگے آئے اور شیر سے پوچھا راستہ روکنے کا سبب کیا ہے ؟شیر گویا ہوا:میں یہ راستہ نہیں کھولونگا مگر یہ کہ امام حسین کے قاتل پر لعنت کرو۰۰۰ حضرت عیسیٰ نے ہاتھ اٹھائے اور یزید پر لعنت کی۔ شیر نے راستہ کھول دیا (بحارالانوار، ج۴۴ ، ص۲۴۴، ح۴۳)
مرحوم حائری مازندرانی نے اس واقعہ کے ذیل میں لکھا ہے :حضرت عیسیٰ اور حواریوں نے گریہ کیا اور حضرت عیسیٰ نے اپنے حواریوں سے فرمایا:اے بنی اسرائیل امام حسین کے قاتل پر لعنت کرو اوراگر اس زمانے میں موجود رہو تو ان کی مدد کرنا ان کی رکاب میں جام شہادت انبیاء کے ساتھ شہید ہونے کے برابر ہے (معالی السبطین ج۱، ص۱۷٦)
ام المومنین ام سلمہ بیان کرتی ہیں :ایک شب رسول ا کرم(ص) باہر تشریف لے گئے اور کافی دیر بعد جب گھر میں تشریف لائے تو عجیب عالم تھا پریشان حال ، گرد آلود تھے اور ایک ہاتھ کی مٹھی بند تھی میں نے عرض کی: یا رسول اللہ آپکا
یہ کیا عالم ہے ؟آپ نے فرمایا:ابھی مجھے عراق میں کربلا کے مقام پر لے جایا گیا تھا وہاں میرے لال حسین اورمیرے اہل حرم کی شہادت کی جگہ دکھائی گئی میں نے ان کا خون اپنے ہاتھوں میں سمیٹ لیا ہے وہ خون میری مٹھی میں ہے ۔ پھر آپ نے وہ مٹھی میری طرف بڑ ھادی اور فرمایا:اسے لو اور محفوظ کر لو میں نے وہ سرخ خاک لی اور ایک شیشی میں حفاظت سے رکھ دی، حسین جب کوفے کی طرف روانہ ہوئے تو میں روزانہ اس شیشی کو دیکھتی اور گریہ کرتی تھی یہاں تک کہ دس محرم آ گئی صبح میں نے وہ مٹی دیکھی تو اپنی اصلی حالت میں تھی لیکن جب دن ڈھلنے لگا تو میں نے دیکھا وہ تازہ خون میں تبدیل ہوگئی تھی میں نے آہستگی سے گریہ کیا تاکہ دشمن میری آواز نہ سن سکیں یہاں تک کہ یہ خبر مدینہ پہونچ گئی۔ ۔ ۔ (اشکوارہ کربلا ، ص۳۱۔۳۲)
اس کے علاوہ تاریخی کتابوں میں جنگ صفین کے سفر میں امیر المومنین (ع) کا کربلا سے گذر اور آپکا گریہ اور اس سر زمین کی عظمت کا بیان مفصل ذکر ہے ہم اختصار کا خیال رکھتے ہوئے اسی پر اکتفا ء کرتے ہیں اور عزاداری سید الشہداء پر کربلا کے بعد ایک نظر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں

عزاداری کربلا کے بعد

تاریخ اور روایات کی کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے عزاداری خود میدان کربلا اور روز عاشور ہی سے شروع ہو گئی تھی۔ سیدانیوں کا شہداء کی لاشوں پر گریہ کرنا مقاتل میں وسیع طور پر بیان ہوا ہے خاص طور پرجناب

رباب کا گریہ علی اصغر پر، جناب زینب کا گریہ علمدار کربلا اور امام حسین پراور خود امام مظلوم کا گریہ شہداء پر۔ یہاں ہم تاریخ سے اس کے دو شاہد بیان کرتے ہیں :
۱)حضرت عبّاس:امام حسین جناب عباس کے زخمی بدن پر تشریف لائے اور سرہانے جھک کر کھڑ ے ہو گئے پھر بیٹھ گئے اور شدید گریہ فرمایا یہاں تک کہ حضرت عبّاس کی روح بدن اطہر سے جدا ہو گئی۔(المجالس السنیہ، ص١٠٦)
۲)حضرت علی اکبر:امام حسین نے اپنے فرزند کا سر اپنی آغوش میں رکھا۔ چہرئہ مبارک سے خون کو صاف کیا۔ پیشانی کو بو سہ دیا اور پھر فرمایا:"بیٹا خدا تیرے قاتلوں سے اپنی رحمت کو دور رکھے ۔یہ کتنے گستاخ ہیں کہ حرم خدا و رسول کا بھی پاس و خیال نہ رکھا۔" اس کے بعد امام کی آنکھوں سے اشک جاری ہو گئے ۔(موسو عۃ کلمات الامام الحسین ص۵۱۸)

کربلا کے بعد پہلی عام عزاداری:

حضرت زینب اور حضرت زین العابدین علیہما السلام کے فصیح و بلیغ اور پر درد خطبوں نے شام میں وہ قیامت برپا کی کہ دربار شام لرز اٹھا۔ یزید نے مجبور ہوکر اہل حرم کو تین دن عزاداری کی اجازت دی۔ صاحب مجالس السنیہ نے لکھا ہے کہ یہ پہلی عام عزاداری تھی جو امام حسین ، آپ کے اعزاء و اقارب اور اصحاب باوفاکے لئے بر پا ہوئی۔(المجالس السنیہ، ص۵۱۸)

مدینہ میں عزاداری:

بشیر ابن جزلم جو کہ شاعر بھی تھا کہتا ہے : جب اسیروں کا قافلہ مدینے کے نزدیک پہونچا تو امام زین العابدین نے مجھے بلا کر فرمایا:"بشیر مدینہ جا کر اہل مدینہ کو میرے پدر بزرگوار کی شہادت کی اطلاع کر دو۔"میں مدینہ میں داخل ہوا اور بلند آواز سے روتے ہوئے یہ شعر پڑ ھا :

یا اهل یثرب لا مقام لکم
قتل الحسین ادمعی مدرارا

یہ خبر سنتے ہی مدینہ کے بچے ، بڑ ے شہر کے باہر آ گئے ...اس کے بعد مدینہ میں شب و روز مجالس عزا بر پا ہوئیں ۔(المجالس السنیہ، ص۱۴۲)
امام زین العابدین کی عزاداری: یہ غمزدہ امام چونکہ کربلا میں موجود تھے اور ظلم و ستم کے عینی شاہد تھے اس لئے معتبر روایات کے مطابق دائمی عزادار تھے اور ہمیشہ شہدائے کربلا پر گریہ فرماتے رہتے تھے ۔ اگر کھانا پیش کیا جاتا تو چشمان مبارک سے اشک جاری ہوجاتے ۔ایک دن ایک غلام نے عرض کیا :مولا کب تک گریہ فرمائیں گے ؟! آپ نے فرمایا:وائے ہو تجھ پر ، یعقوب کے ۱۲ فرزند تھے صرف ایک جدا ہوا تھا تو یعقوب کی آنکھیں شدت گریہ سے سفید ہوگئیں تھیں حالانکہ یوسف زندہ تھے ۔ لیکن میں نے باپ، بھائی، عموں اور ۱۸! بنی ہاشم اور اصحاب پدرکو اپنی آنکھوں کے سامنے ذبح ہوتے خون میں غلطاں دیکھا ہے ۔ میرا حزن و اندوہ کیونکر تمام ہو

سکتا ہے ؟!(تاریخ النیاحہ علی الامام الشہیدالحسین بن علی ص۱۵۵)
المجالس السنیہ میں نقل ہوا ہے کہ امام صادق نے فرمایا :میرے جدّبزرگوار امام سجّاد چالیس سال تک اپنے باپ پر گریہ کرتے رہے ۔(المجالس السنیہ، ج۱، ص۱۵۵)
امام باقرکی عزاداری: نہضۃ الحسین، ص۱۵۲ پر نقل ہوا ہے : محرم شروع ہوتے ہی اہلبیت کا حزن و غم ظاہر ہوجاتا تھا امام شعراء کو دعوت دیتے اور انہیں اپنے جد امام حسین کے لئے مرثیہ گوئی کا حکم دیتے ۔(کامل الزیارات، ص۱۱۱۔۱۱۴)
امام باقر علیہ السلام روز عاشوراء عزاداری کا حکم دیتے اور اپنے گھر پر مجلس عزاء کا انعقاد فرماتے تھے ۔(تاریخ النیاحہ علی الامام الشہیدالحسین بن علی ص۱۲۰)
امام صادق کی عزاداری: امام صادق کی عزاداری کے بارے میں متعدد روایات نقل ہوئی ہیں ، شاعروں کو امام حسین کے لئے مرثیہ گوئی کا حکم دیتے تھے ، ان کی تشویق فرماتے تھے اور مرثیہ خوانی کے وقت آپکے اہل بیت پشت پردہ گریہ و زاری فرماتے تھے ۔(تاریخ سید الشہداء ص۲۰۵)
امام کاظم کی عزاداری: امام رضا فرماتے ہیں :جب محرم آتا تھا میرے بابا مسکرانا اور متبسم ہونا ترک کر دیتے تھے ...عاشور کے روز غم و اندوہ کی شدت سے بہت زیادہ گریہ کرتے اور فرماتے تھے یہ دن میرے جدّ کی شہادت کا دن ہے (تاریخ النیاحہ علی الامام الشہید، ص۱۳۲)
امام رضاکی عزاداری: دعبل خزاعی کہتے ہیں :محرم کے ابتدائی ایّام میں آقا امام رضا کی خدمت میں شرفیاب ہوا میں نے حضرت کو اصحاب کے حلقے میں اس صورت میں پایا کہ آپ بہت زیادہ غمگین تھے جیسے ہی حضرت کی نظر مجھ پر پڑ ی فرمایا:مرحبا اے دعبل ! مرحبا اس پر جو دست و زبان سے ہماری مدد کرتا ہے ۔ حضرت نے مجھے اپنے پاس بٹھایا اور فرمایا:دعبل شعر پڑ ھنا چاہتے ہو؟ یہ ایّام ہم اہلبیت رسول کے لئے غم و اندوہ اور ہمارے دشمنوں کے خوشی کے دن ہیں ۔ پھر حضرت نے ایک پردہ آویزاں کیا۔ اہل حرم کو پردے کے پیچھے بٹھایا تاکہ اپنے جدّ بزگوار پر گریہ کریں اور پھر میری طرف رخ انور کیا اور فرمایا:دعبل مرثیہ پڑ ھو تم ہمیشہ ہمارے مددگار اور مرثیہ گو ہو پھر دعبل نے مرثیہ پڑ ھا۔(بحارالانوار، ج۴۰، ص۲۵۷)

باقی چار ائمہ کی عزاداری:

عزاداری باقی چار اماموں کے دور میں کبھی کسی حد تک آزادی کے ساتھ برپا ہوئی اور کبھی پابندیوں اور سختیوں کے ہمراہ امام محمد تقی کے دور میں معتصم کے دور تک عزاداری کسی حد تک بر پا ہوئی لیکن اس کے بعد عزاداری اور شعائر حسینی پر پابندیاں بڑ ھ گئیں ۔(بحار الانوار، ج۴۰، ص۱۳۶۔۱۳۷)
سیرت ائمہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سال بھر خاص ایام میں عزاداری جاری رہتی تھی لیکن ایام محرم میں کثرت و شدت کے ساتھ برپا ہوتی تھی امام سجّاد محرم میں سیاہ لباس پہنتے تھے ۔(سیاہ پوش در سوگ ائمہ نور، ص۱۲۷)
مختصر کلام یہ کہ عزاداری سیدالشہداء امام حسین خلقت کی ابتدا سے تھی اور پہلے ذا کر جبرئیل امین تھے اور کربلا کے بعد کی پوری مدت میں ائمہ علیہم السلام نے عزاداری کی تاکید فرمائی ہے خاص طور پر ایام محرم کے لئے زیادہ تاکید ملتی ہے۔امام رضا نے ابن شبیب سے فرمایا:شبیب کے بیٹے اگر رونا ہے تو حسین بن علی پر رو کیونکہ انکا سر گوسفند کی طرح تن سے جدا کیا گیا اور ۱۸! بنی ہاشم ان کے ہمراہ شہید کئے گئے ۔ (نفس

المهموم، ص۵۴)

امام زمانہ (عج)نے فرمایا: اے جدّ بزگوار میں صبح وشام آپ پر گریہ کرتا رہونگا اور اگر میری آنکھوں کے اشک ختم ہو گئے تو خون کے آنسو روؤنگا۔(زیارت ناحیہ)

عزاداری مختلف ادوار میں حالات کی مناسبت سے برپا ہوئی ہے اسلامی ممالک خصوصا ایران ، عراق ، شام حتیٰ ہندوستان میں بھی اماموں کے دور سے ہی شروع ہوگئی تھی عزاداری کے فروغ میں علماء ا کرام کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا بطور مثال سید مرتضیٰ عزاداروں کے درمیان برہنہ پا اور بغیر عمامہ کے تشریف لاتے تھے ۔(نشریہ عطش نمبر ١١)

اس کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء کا عزاداروں کے حلقے میں سینہ زنی کرنا اور پابرہنہ کربلا کے سفر جیسے واقعات پائے جاتے ہیں لیکن اختصار کا لحاظ رکھتے ہوئے ان سے صرف نظر کرتے ہیں آخر میں خداوند عالم سے دعا ہے بار الٰہا ہمیں اپنے اماموں کے حقیقی شیعہ اور سچے محبوں میں قرار دے ۔(اللھم ارزقنا زیارۃ الحسین فی الدنیا وشفاعتہ فی الاخرۃ)آمین۔